سوال

(72) اپریل فول کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اپریل فول کا صحیح مفہوم کیا ہے نیز اس کا شرعی حکم واضح کریں؟ (ابو الحسین، منڈی بہاؤالدین)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اپریل فول (APRIL FOOL) کا شرعی حکم معلوم کرنے سے پہلے اس کا مفہوم سمجھ لینا ضروری ہے اپریل انگریزی سال کا چوتھا مہینہ ہے یہ لفظ لاطینی زبان کا لفظ ہے (APrilis) اپریلیس یا (APerire) ایپریر سے ماخوذ ہے۔ یہ لفظ موسم بہار کے آغاز، پھولوں کے کھلنے اور نئی کونپلیں پھوٹنے کے موسم کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ اور (FOOL) فول بے وقوفی، حماقت اور جھوٹ کے لیے مستعمل ہے۔ اپریل فول کا مفہوم یہ ہوا کہ اپریل کی یکم تاریخ کو وہ لوگ جھوٹ بول کر استہزاء و مذاق کیا کرتے تھے۔ اس کی مختلف توجیہات کی جاتی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ فرانس میں سال کی ابتداء جنوری کی بجائے اپریل سے ہوتی تھی جب فرانس میں تاریخی کیلنڈر تبدیل کیا گیا اور 1564ء میں نیا کیلنڈر جاری کیا گیا تو جو لوگ اس نئے کیلنڈر کو تسلیم نہیں کرتے تھے اس کی مخالفت کرتے تھے انہیں طعن و تشنیع، مذاق، ٹھٹھا اور استہزاء کا نشانہ بنایا جاتا تھا اور ان کے ساتھ انتہائی برے طریقے سے پیش آیا جاتا تھا۔

اپریل فول کا ذکر سب سے پہلے ڈریک نیوزلیٹر (Drak New Letter) اخبار میں ملتا ہے۔ مذکورہ اخبار نے دو اپریل 1968ء کی اشاعت میں لکھا کہ کچھ لوگوں نے یکم اپریل کو لندن ٹاور میں شیروں کے غسل کا عملی مشاہدہ کرانے کا اعلان کیا۔

یکم اپریل کو یورپ میں ہونے والے مشہور واقعات میں سب سے اہم اور مشہور یہ واقعہ ہے جو ایک انگریزی اخبار ایفنگ سٹار نے 31 مارچ 1846ء کو اعلان کیا کہ یکم اپریل کو اسلنجٹون (شہر کا نام) کے زراعتی فارم میں گدھوں کی عام نمائش اور میلہ ہوگا۔ لوگ انتہائی شوق سے لپک لپک کر آئے۔ جمع ہوئے اور نمائش کا انتظار کرنے لگے۔ جب وہ انتظار میں تھک کر چور ہوگئے تو انھوں نے پوچھنا شروع کیا کہ میلہ کب شروع ہوگا؟ مگر انہیں کوئی خاطر خواہ جواب نہ ملا۔ آخر کار انہیں بتایا گیا کہ جو لوگ نمائش دیکھنے میلے میں آئے ہیں وہ خود ہی گدھے ہیں۔ (ماخوذ از: "اپریل فول کی تاریخی و شرعی حیثیت")

مذکورہ بالا توضیح سے معلوم ہوا کہ اپریل فول یہودیوں و عیسائیوں کی جاری کردہ قبیح رسم ہے جس میں جھوٹ پر مبنی خبریں دے کر لوگوں کو پریشان کیا جاتا ہے۔ بسا اوقات جھوٹی خبر دینے سے معاشرے میں بگاڑ و فساد حتیٰ کہ قتل و غارت کی نوبت آجاتی ہے اور جھوٹ قرآن و سنت کی رو سے حرام قطعی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے متعلق ارشاد فرمایا:

وَلَهُم عَذابٌ أَليمٌ بِما كانوا يَكذِبونَ ١٠ ... سورة البقرة

"اوران کے لیے دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کا وصف جھوٹ بولنا ذکر کیا ہے اور اس پر انہیں عذاب الیم کی بشارت دی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

وعَن عَبدِاللّٰہِ بنِ عَمرٍو أنَّ النَّبيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (أَربَعٌ مَن كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَن كَانَت فِيهِ خَصلَةٌ مِنهُنَّ كَانَت فِيهِ خَصلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)

(بخاری کتاب الایمان باب بیان خصال المنافق 2/46 مع شرح نووی)

"عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار خصلتیں جس آدمی میں ہوں، وہ خالص منافق ہے اور جس ان چار میں سے ایک خصلت ہو، اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑدے۔

1۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

2۔ اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

3۔ اور جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے۔

4۔ اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔"

اس حدیث صحیح سے بھی معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا شرعاً ناجائز و حرام ہے اور نفاق کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّ الصِّدقَ يَهدِي إِلَى البِرِّ وَاِنَّ البِرَّ يَهدِي إِلَى الجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا وَاِنَّ الكَذِبَ يَهدِي إِلَى الفُجُورِ وَاِنَّ الفُجُورَ يَهدِي إِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكذِبُ حَتَّى يُكتَبَ عِندَ اللَّهِ كَذَّابًا"

(بخاری کتاب الادب باب يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وما ينهى عن الكذب (6094) مسلم کتاب البر والصلة باب مع قبح الكذب وحسن الصدق و فضلة (2607) مسند احمد 1/393،439،440)

"یقیناً سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور بے شک آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ صدیق بن جاتا ہے اور یقیناً جھوٹ برائی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور برائی آگ کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور بے شک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔"

سمرہ جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"رأيت الليلة رجلين أتياني قالا: الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يكذب بالكذبة تحمل عنه حتى تبلغ الآفاق، فيصنع به هكذا إلى يوم القيامة" (بخاری کتاب الادب (6096)

"میں نے گزشتہ رات خواب میں دیکھا دو فرشتے میرے پاس آئے ان فرشتوں نے کہا جس شخص کو تم نے دیکھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے تھے۔ وہ دنیا میں بہت جھوٹ بولنے والا تھا جو جھوٹ بات کہہ دیتا۔ سارے ملک میں پھیل جاتی۔ قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی۔"

حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ، وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ)

(مسند احمد یعلیٰ 67،12/62، حلیۃ الاولیاء 8/264، بیہقی کتاب البیوع 5/335

مسند طیالس (1291) ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ (2518) نسائی کتاب الاشربۃ، 8/327،328،)

"مشکوک بات کو ترک کر کے غیر مشکوک کو اختیار کر۔ یقیناً سچائی میں اطمینان اور جھوٹ میں بے سکونی و تردد ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ))"

(مسند یعلیٰ 11/1197، مسلم کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار (107) مسند ابی عوانہ 1/40، بیہقی 8/161، مسند احمد 2/480، نسائی کتاب الزکاۃ 5/86)

"تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی قیامت کے دن ان کی طرف نظر رحمت کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(1) جھوٹا حاکم (2) تنگ دست تکبر کرنے والا (3) بوڑھا زانی۔"

ان احادیث صحیحہ سے جھوٹ کی مذمت معلوم ہوئی کہ جھوٹا آدمی جب جھوٹ بولتا رہتا ہے تو اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور جھوٹ سے اطمینان نصیب نہیں ہوتا بلکہ بے سکونی اور تردد رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ایک اور مقام پر مباہلہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :

فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ٦١ ... سورة آل عمران

"ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔"

علاوہ ازیں سابقہ اقوام کی صفات رذیلہ میں سے جھوٹ کا ذکر قرآن حکیم نے بالخصوص کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹ بولنا شرعاً حرام ہے اور اپریل فول کی بنیاد ہی جھوٹ ہے۔ لہٰذا یہ شرعاً حرام ہے۔

اور یہ یہود و نصاریٰ کی عادات قبیحہ میں سے ایک عادت ہے جسے اپنانا یہود کی تقلید اور ان کے ساتھ مشابہت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت سے کئی مواقع پر منع فرمایا : عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)

(مسند احمد 2/49 (5115) مشکوۃ کتاب اللباس (4347) بتحقیق شیخ البانی حفظہ اللہ)

"جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔ "اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

وَلَن تَرضىٰ عَنكَ اليَهودُ وَلَا النَّصـٰرىٰ حَتّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُم قُل إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الهُدىٰ وَلَئِنِ اتَّبَعتَ أَهواءَهُم بَعدَ الَّذى جاءَكَ مِنَ العِلمِ ما لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلا نَصيرٍ ﴿١٢٠﴾... سورة البقرة

"آپ سے یہود و نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آجانے کے، پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ مددگار"

مندرجہ بالا آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ شریعت اسلامیہ میں جھوٹ بولنا حرام ہے اور یہ یہود و نصاریٰ کا طریق وراستہ ہے لہٰذا اپریل فول شرعاً حرام ہے اور یہود و نصاریٰ کی عادات قبیحہ اور رسم شنیعہ سے ہے اس پر چلنا یہودی و نصاری کے طرز کو اپنانا ہے جو کسی بھی مسلم کے لیے روا اور درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اخلاق رذیلہ اور عادات قبیحہ سے ہر مسلمان عورت، مرد، چھوٹے، بڑے کو محفوظ فرمائے۔ آمین۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔کتاب الادب۔صفحہ نمبر 562

محدث فتویٰ